* جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا *

* کتاب مقامع المبتدعین *

مشہورہ

* رد البدعة *

اس کتاب کی تصنیف کا یہ سبب ہے کہ سنہ ۱۲۷۸ ہجریہ میں جب جناب مولانا کرامت علی صاحب مدظلہ العالی شہر چاٹگام میں تشریف لے گئے تھے اُس مقام میں مولوی مخلص الرحمن صاحب نے مولانا ممدوح کی خدمت میں کئی سوال لکھ کر بھیج دیا سو اُسکے جواب میں مولانا صاحب نے یہ رسالہ تحریر فرمایا اور سائل اُسے دیکھ کر لاجواب ہوا *

اب سنہ ۱۲۸۱ ہجریہ میں حاجی عبد اللہ خان نے اس کتاب کو جناب مولوی غلام نبی جان صاحب کی تصحیح سے اور منشی بشارت اللہ صاحب کے اہتمام سے متصل بدیو گھر کلکتہ لعل چیر اسی متعلق صبح لست وچھاپہ

* طبع سوی میں چھپوایا *

* جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا *

* کتاب مقامع المبتدعین *

مشہور بہ

* رد البدعة *

اس کتاب کی تصنیف کا یہہ سبب ہے کہ سنہ ۱۲۷۸ ہجریہ میں جب جناب مولانا کرامت علی صاحب مدظلہ العالی شہر چاٹگام میں تشریف لگئے تب اُس مقام میں مولوی مخلص الرحمن صاحب نے مولانا ممدوح کی خدمت میں کئی سوال لکھکر بھیج دیا سو اُسکے جواب میں مولانا صاحب نے یہہ رسالہ تحریر فرمایا اور سائل اُسے دیکھکر لا جواب ہوا *

اب سنہ ۱۲۸۱ ہجریہ میں قاضی عبد اللہ خان نے اس کتاب کو جناب مولوی غلام نبی خان صاحب کی تصحیح سے اور منشی بشارت اللہ صاحب کے اہتمام سے مضاف ہدیہ کھر محلہ لعل چبوترا اسی متعلق ضلع بست وچہار پرگنہ

* طبع سوبہ من چھپوایا *

* مقامع المبتدعین رکھا *

اب شروع ہوئی مخاصر الرحمن کے سوال کی عبارت * استفسار از صحت و فساد حال فرقۂ اسمعیلیہ خاوند * ترجمہ * فرقۂ اسمعیلیہ جو اپنا کو ہی اچھا، درستگی و نادرستگی کے حال سے استفسار کیا جاتا ہی *

سوال اول باوجود آنکہ نزول قرآن و ورود حدیث و ظہور اسلام از ہزار و دوصد سال زیادت است و حدود اختلافات در عقائد از شرک و توحید و اعمال از حلت و حرمت و در صدد اجزاء وصف الفرائض و دور امامت و اجتہاد و انعقاد اجماع بر حقیت اہل سنت و جماعت و وجوب تقلید یکی از ائمۂ اربعہ شدہ باشد مگر پارۂ از قرآن در فلک باقی ماندہ بود کہ درین صد نزول کردہ و معلوم نیست کہ مورد آن وحی کدام کس بودہ است *

ترجمہ اس سوال کا * بارہ سو برس سے زیادہ گذرا ہی کہ قرآن نازل ہوا اور حدیث وارد ہوئی اور مسلمانی ظہور میں آئی پس اس اخیر صدی میں باوجود یکہ امامت و اجتہاد کا زمانہ موقوف ہو گیا اور مذہب سنت و جماعت کے حق ہونے پر اجماع منعقد ہوا اور چار اماموں سے ایک امام کی تقلید واجب ہوئی پھر شرک و توحید کے عقیدہ و بیان اختلاف ہو گیا اور عملوں کی حلال و حرام ہونے کی وجہ کیا ہی مگر کوئی جز قرآن کا آسمان پر باقی رہ گیا تھا جو اس اخیر صدی میں نازل ہوا مگر معلوم نہیں کہ وہ پارۂ قرآن کس شخص پر اترا *

جواب

سب تعریف اللہ جل جلالہ کو جسنے حق کو ظاہر کر باطل کو مٹا دیا *
اور صلوٰۃ اور سلام اُسکے رسول مقبول محمد رسول اللہ پر جنکی
تعلیم سے حق آیا اور باطل نکل بھاگا * اور آپکے آل اور اصحاب پر
جنکے وسیلہ سے ہمنے قرآن اور حدیث پایا * آپ جانا چاہیے کہ مولوی
مخلص الرحمن نے جو سات سوال بزبان فارسی اس خاکسار عاجز
جونپوری معروف کرامت علی کے پاس بھیجا ہی اُنکا جواب اس
خاکسار نے ہندی زبان میں لکھا * تاکہ ہر خاص و عام پر سائل کی
دغابازی اور اُسکے عقیدے کا فساد کھل جاوے * اور ہم نے
جو دین کی جانچ کر کے اُسکی برائی کو اُسکے منھ پر مارا ہی سو اِسّے
کوئی مسلمان بھائی ہم سے ناراض نہوں * اُسکے سوالوں کے
مضمون کو اور اسکے اشتہاروں کو بغور دیکھیں اور ہمکو معذور
رکھیں * اور اس بات میں ہمنے حسان ابن ثابت رضی اللہ عنہ کی
اقتدا کیا ہی عقلمندوں کی فہم کے موافق * اور اس رسالہ کا نام

نزول کرنا لکھا ہی تو اگر سائل کا یہی عقیدہ ہی تو سائل کے کافر ہو نیکا
خوف ہی کیونکہ اسنے قرآن منزل کو ناتمام سمجھا اور آنحضرت
ﷺ کو خاتم النبیین نہ اعتقاد کیا اور ایسے سبب سے دوسرے رسول کی
تلاش کرتا ہی کہ وہ باقی قرآن اسکے پاس لاوے اور اگر از راہ ٹھٹھے کے
یہہ بات کہتا تو اسمین بھی کافر ہوا کیونکہ یہہ شریعت کے احکام مین
استہزا ہی قال فی العالمگیریہ والاستہزاء باحکام الشرع
کفر کذا فی المحیط ایسا ہی لکھا عالمگیری مین اور ٹھٹھا کرنا
احکام شرع کو کفر ہی * اب اللہ تعالی اسکو توبہ کرے اور تجدید
نکاح کی توفیق دیوے * باقی امت مین جو اختلاف ظاہر ہوا یا ہو گا
سو وہ معاذ اللہ قرآنکے ناتمام رہنے کے سبب سے نہین ہی بلکہ علما کے
دین کا اختلاف جو موجب رحمت کا ہی سو خطا اور صواب فی الاجتہاد کے
سبب سے ہوا اور وے لوگ ماجور ہین * اور معاندین دین کا
خلاف جو مثل سائل کے ہین سبب عناد کے ہی اور وے مقہور ہین
* اور سوال کے عنوان مین جو صحت اور فساد حال فرقۂ اسماعیلیہ
کا دنر سے سوال کیا سو اس فرقہ سے ہم واقف نہین کہ وہ کون ہین
اور کب سے ہین اور کیسے ہین * اور سائل نے اس سوال مین
اس فرقہ کا کچھ حال نہ لکھا تا کہ اسکے حال کی صحت اور فساد کے
دریافت کرنیکے واسطے دینی علوم کی کتابون مین ہم تفحص اور
تلاش کرتے مگر سائل نے اپنے عقیدہ کا حال صاف لکھا ہی
جو سو اوسکا جواب درست کیا *

پہلے سوال کا جواب یہ ہی کہ اعتراض لیئے موقوف ہو جانا دو
امامت مجتہدین اربعہ کا البتہ کہتے ہین اور جس امام کا نصب کرنا
اُمت پر واجب ہی اُس امامت کا دور قیامت تک باقی ہی
اور جہاد جاری رہیگا یہانتک کہ آخر اس اُمت کی دجال سے
لڑیگی اور امام مہدی کے قبل امام کا موقوف رہنا رافضیوں کا
عقیدہ ہی اور دور اجتہاد کے ختم ہونیکا جمہور اہل سنت وجماعت کا
اعتقاد نہین بلکہ چاروں مجتہدوں کے سوا ایک سو سے زیادہ مجتہد ہوئے
اِن چاروں مجتہدوں کے سوا اب پانچوین کی تقلید ممنوع ہی چنانچہ
مولفہ سراج احمدی مین دیکھو * اور اہل سنت وجماعت کی حقیقت
پر بات سہو اجماع ہوا ہی اور یہ اشارت ہمارے واسطے ہی
کہ مسائل کے واسطے کیونکہ وہ اہل سنت وجماعت کا مخالف
اور رافضیوں کے موافق ہی امامت کے دور منقرض ہونے کے
مسئلے مین * اور ائمہ اربعہ مین سے ایک کی تقلید بالاستہ
واجب ہی اور یہی ہمارا عقیدہ ہی اور ارباب جواہر مسائل
کے ہین اُنکا عقیدہ اِسکے خلاف ہی کہ رسمی فاتحہ کے مقدمہ مین
اور اجنبی عورت سے آنکھ ملانے اور اُسکے مس کرنے دو
باجے کے ساتھ راگ سے اور محرم مین تعزیہ داری اور مرثیہ خوانی
اور نوحہ داری کرنے کے مقدمہ مین اُنکا حکم نہین ملتا * بادی *
اختلاف عقائد اور اعمال مین پایا جاتا ہی اُسکا سبب جو سائل نے
ایک ٹکڑے قرآن کا آسمان پر باقی رہنا اور اِس صدی مین

مرام ہو اسکا وعدہ کرتا ہی وہ اصل کا مخالف بنا پس اسیکے اُوپر حجتکی
دلیلیں پہنچانا واجب ہوا اور چونکہ ہم مذہب امام اعظم کے حق ہونیکا
اعتقاد رکھتے ہین اسلئے جواب اسکا فقہ حنفیہ سے دینا چاہیئے *

* جواب *

دوسرے سوال کا جواب یہہ ہی کہ جو شخص فرقۂ اسمعیلیہ مین
ہو یا محرم اُس اشیا کا ہو وہ اِس سوال کا محتاج ہو ماوری رہا
اُس فعل کا حرام ہونا ہونا سو اُسکی فہمائش کے واسطے اوی
تحقیق اور عقیدہ جو کہ میت کی ثواب رسانی مین مقبول اور ثابت ہی
اُسکو ہم ذکر کرتے ہین * سو فقہا کے قاعدے بموجب جو رسم
اور چال اور اعمال کہ امور دین مین دیکھا جاوے اُسمین سے
جسکی تعلیم آنحضرت ﷺ سے مقبول اور ثابت ہو اُسکو قبول کرین
اور جو غیر مقبول ہو اور حضرت کی تعلیم سے زیادہ ہو اُسکو بدعت
جانین * اور یہہ مضمون دریافت ہوگا اِسطرح سے کہ وہ امر فقہ
اور عقائد اور تصوف کی کتاب مین مقبول ہو اور اُس امر کو
فقہا کے ساتون طبقہ مین سے چھٹے یا پانچوین یا چوتھے یا تیسرے
یا دوسرے یا پہلے طبقہ والے نے تصحیح کیا ہو یا ترجیح دیا ہو اور
بغیر اُسکے کسیکی تصحیح اور ترجیح کا اعتبار نہین کوئی کہتا ہی برآ ہو
ایسا ہی ہی در مختار اور ردالمحتار مین * اور قرآن مجید اور
حدیث شریف جو عمدہ دین ہی سو اُس پر عمل کرنا فقہا کی سمجھ کے
موافق واجب ہی * جب یہہ بات متعین ہوئی جواب وہ تحقیق

* سوال دوم *

آنچه این فرقه می‌گویند که فاتحهٔ مرسومهٔ مسلمانان که عبارت از داشتن اشیاء کذا از قسم حلال پیش روی قاری و تلاوت کردن آیهٔ قرآنی و دست برداشته مناجات کردن بامطور که ثواب این آیه و این اشیا بروح فلان برسد حرام است آیا آن اشیا حرام است یا فعل آنکس و در هر دو تقدیر علت حرمت چیست حالانکه آن اشیا حسب منصوص مسئله و آن قراءت حلال و جائز بوده است و مدعی حلت و جواز متمسک بالاصل است حاجت احتیاج ندارد و مدعی حرمت قائل خلاف اصل است استدلال بروی لازم و ما اعتقاد حقیت مذهب امام اعظم داریم دلیل آن از فقه حنفی باید *

ترجمہ دوسرے سوال کا * یہ گروہ جو کہتے ہیں کہ مسلمانوں کی فاتحہ رسمی حرام ہی اور وہ فاتحہ اسطور پر کرتے ہیں کہ حلال چیزیں قاری کے سامنے رکھ دیتے ہیں اور قاری اُن چیزوں پر آیۂ قرآنی پڑھتا ہی اور ہاتھ اُٹھا کر اس طرح پر مناجات کرتا ہی کہ ثواب اِس آیت کا اور اِن چیزوں کا فلانے کی روح کو پہنچے پس وہ چیزیں حرام ہیں یا فعل اُس شخص کا حرام ہی اور اِن دونوں تقدیریں سبب حرام ہونے کا کیا ہی حالانکہ وہ چیزیں اور وہ قراءۃ حلال و جائز ہی اور اِس اشیا کی حلت کا اور اُس قراءۃ کے جواز کا دعوی کرنیوالا اصل کے ساتھ متمسک ہی یعنی اصل میں ہر ایک چیز مباح ہی پھر اُسے دلیل لانیکی کچھ حاجت نہیں اور جو اُسکے

اب اس رسمی فاتحہ کو اگر اُسکے کرنیوالے دنیا کے امور مین
کہتے ہین تو چونکہ اسمین کچھ فائدہ دنیاوی نہین اُسکو لہو جانینگے *
اور اگر اُسکو دین کے امور مین کہینگے تو اُسکی سند مذکور علم کی
کتابون سے اور مذکور طبقہ کے فقہا کی ترجیح اور تصحیح سے
ثابت کرنا ہوگا * پس جسطرح سے سارے دینی مسئلون کی
صورت کو لکھکے نیچے معتبر کتاب کا نام لکھ دیتے ہین اُسیطرح سے
ان رسمی فاتحہ کی ساری صورتین تفصیل کے ساتھ لکھکے نیچے
اُسکے معتبر کتاب کا نام لکھا ہوگا * اور نہ لکھنے کی صورت مین
اگر کسیکو اُسکے بدعت اور شیطان کے وسواس ہونے مین
شبہہ رہا ہوگا تو اُسکا شبہہ دفع ہو جاویگا * باقی رہا وہ کھانا یا کوئی
چیز جسپر رسمی فاتحہ کرتے ہین سو مجرد فاتحہ کرنے کے سبب
بغیر وجود دوسری کسی وجہ حرمت کے حرام نہین اگرچہ وہ
فعل بدعت سیئہ ہی * جیسا کہ کھانیکی مجلس مین ناچ باجا حاضر
ہونے سے وہ کھانا حرام نہین ہوتا باوجودیکہ فعل مذکور حرام ہی *
اور ذبح مین نخاع تک چھری پہنچانے سے یا اُس جانورکا سر جدا
ہو جانے سے گوشت حرام نہین ہوتا باوجودیکہ وہ فعل مکروہ ہی *
باقی اِس قسم کے کھانے کو متقی لوگ نہین کھاتے ہیں اِس سبب
سے ہی کہ فاتحہ رسمی کرنیوالا مثل ناچ باجا کرنیوالونکے فاسق معلن ہی
اور فاسق معلن کی ضیافت قبول کرنے سے فتاوی عالمگیری مین
کتاب الکراہیت کے گیارھوین باب مین منع کیا ہی * بلکہ فاتحہ

اور عقیدہ میت کے ثواب رسانی کے مقدمہ میں یہہ ہی کہ جیسا کہ
شرح عقائد نسفی میں لکھا ہی کہ مردون کے واسطے زندون کے
دعا کرنے میں اور اُنکے صدقہ کرنے میں مردون کو فائدہ ہی * اور
جیسا کہ ہدایہ اور فتاوی عالمگیری میں لکھا ہی کہ آدمی کو اختیار ہی
کہ اپنی عبادت کر کے کوئی عبادت ہو جسکو چاہے اُسکا ثواب بخشے
زندے کو خواہ مردے کو سو اسی پر ہمارا عمل ہی اور یہی ہمارا
عقیدہ ہی اور اسی صورت کے ہم مدعی ہیں اور انہیں کتاب کا
مضمون ہماری دلیل ہی * اور اس مطابق حکم شرعی جن لوگون نے
اپنی طرف سے قیدین زیادہ کیا اور اُسکی صورتین اختراع کیا ہی
سو اُسکے ہم منکر ہیں کیونکہ ان قیدون اور اختراعی صورتون کا
کسی دینی کتاب میں ذکر نہیں باوجودیکہ امور دین کے کسی امر کی
تعلیم آنحضرت ﷺ نے باقی رکھا یہان تک کہ بول و غائط حیض و نفاس
کا ذکر کیا مگر رسمی فاتحہ کی ان رسمون اور قیدون کا کچھ ذکر نہ کیا *
کاش اگر میت کے جانکندن کے وقت سے لیکے اُسکے ثواب
پہنچانے تک ہر امور کی تعلیم منقول ہوتی تو اس رسمی فاتحہ میں
زیادہ کم کرنیکا اختیار ہوتا اب چونکہ اُسکی تعلیم منقول ہی تو اب
رسمی فاتحہ کے زائد رسمون کی سند تک کہ عقائد و اصول
وفقہ کی کتابون سے ثابت ہو گی اور جھوٹی طرفے میں سے کسی طرفہ
والے کا تصحیح کرنا اور ترجیح دینا ثابت ہو گا تب تک اُس
رسمی فاتحہ کو ہم بدعت سیئہ اور شیطان کا وسواس جانینگے *

بیسکی اور قبول نہیں کرتا ہی اللہ تعالی بدعت والے سے نفل اور
نہ فرض * اور فرمایا رسول ﷺ نے تین شخص ہیں کہ انکی غیبت کرنا
غیبت نہیں ہی ایک فاسق بیان جو کھلا کھلی فسق کرتا ہی اور دوسرا
بدعتی اور تیسرا بادشاہ ظالم * اور فرمایا رسول ﷺ نے کیا تم لوگ باز
رہتے ہو بدکار کے ذکر کرنے سے یعنے ایسا نکرو بیان کرو فاجر
کا اسکے عیب کے ساتھ جو اسمیں ہی تاکہ پرہیز کریں اسّے لوگ
تو درست ہوا جو ہمنے بدعتی کی برائی کو بیان کیا * تمام ہوا مضمون عقائد
مجہد کا * اب اس مضمون کو سمجھکے کبھی اہل اسلام من اور کسی فائدہ کرینگے
اگرچہ ثابت نہ ہوتیگی خصوصاً جب بڑی معتبر کتاب طریقة المحمدیه
اور اسکی شرح جو مصر میں چھپا ہوئی اور مکہ معظمہ میں ہدیہ ہوئی ہی
اسکا مضمون سنیگا اور وہ مضمون یہ ہی اس کتاب میں کہتا ہی کہ بدعت
کا کرنا سنت کے ترک کرنے سے زیادہ ضرر کرتا ہی اسواسطے کہ
بدعت کرنا ایسا گناہ ہی کہ اسکا ضرر دوسروں میں بھی جاتا ہی
اور سنت کا ترک کرنا ایسا گناہ ہی کہ اُسی ترک کرنیوالے کا
اسمیں ضرر ہوتا ہی انتہی * اور اس کتاب میں کہتا ہی کہ وہی
بدعت سارے کبیرہ گناہ سے بہت بڑا گناہ ہی اعمال میں *
اسواسطے کہ وہ بدعت نفس پر غالب ہو جاتی ہی اور اس میں
چھپائی ہی اسطور پر کہ اسکو ہدایت اور حق گمان کرتا ہی اور
ایسا نہیں لگتا کہ اسکو چھوڑیگا * اور صحیح یہ ہی کہ گناہ کبیرہ
وہ گناہ ہی کہ جسکے واسطے وعید شدید قرآن اور حدیث میں وارد

رستی کرنے والے کا حال فاسق کے حال سے بھی برا ہے جیسا کہ
عقائد تمہید میں لکھا ہے کہ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے یہہ بات
روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ابلیس نے اپنے لشکروں سے کہا
کہ تم لوگ آدم کے فرزندوں کے پاس کیا کر آتے ہو تب سبھوں نے کہا
کہ ہم لوگ اُنکے پاس ہر وجہ سے آتے ہیں مگر وے لوگ اللہ تعالی سے
استغفار کرتے ہیں پھر اللہ تعالی انکا گناہ بخش دیتا ہے توحید کی
حرمت کے سبب سے * تب ابلیس نے کہا کہ میں انکو ایسے گناہ میں
ڈالونگا کہ اُسسے توبہ کرنا وہ لوگ واجب نجانینگے اور اُنکے درمیان میں
خواہش نفسانی یعنے بدعت پھیل جاویگی * اور ہمنے بدعت کو
فسق سے بری اسیواسطے کہا کہ فاسق اپنے فسق پر اصرار اور
ہٹ نہیں کرتا اور اپنے اوپر توبہ کرنے کو واجب جانتا ہے اور بدعتی
جو ہے سو وہ بدعت پر اصرار اور ہٹ کرتا ہے اور بدعت کا معتقد
ہوتا ہے اور توبہ کرنا اپنے اوپر واجب نہیں جانتا اسواسطے کہ وہ گمان
کرتا ہے کہ وہ حق پر ہے * اور کہا ابن حصین نے اپنے ایک بھتیجے کو
کہ اسنے توبہ کیا فسق سے اور داخل ہوا بدعت میں تب کہا
اوزاعی نے کہ پہلا حال اچھا تھا * اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ
عنہا سے اُنہنے سنا نبی ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا جس شخص نے
توقیر کیا بدعت والے کا تو گویا کہ اُسنے مدد کیا اسلام کے ڈھانے پر
* اور فرمایا نبی ﷺ نے جس شخص نے بدعت نکالا یا بدعتی کو
جگہہ دیا تو اُس پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور آدمیوں کی

حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ وَمَا رَآهُ الْمُسْلِمُوْنَ قَبِيْحًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ قَبِيْحٌ
ہوا اسکے سے و مسلة الا حمد ۱۰ شرح الطریقة المحمدیہ
مین لکھا ہی کہ جسکو صحابہ اور مجتہد لوگ نیک گمان کرین وہ اللہ کے
نزدیک نیک ہی اور جسکو وے لوگ بدگمان کرین سو اللہ کے نزدیک
بد ہی تو حقیقت میں یہہ حدیث بدعتیون کے الزام پانیکی دلیل ہی
اسمین انکا کچھ فائدہ نہین * اور جو شخص دین مین نئی نکالی ہوئی چیز کو
نیک ہونیکا دعوا کرے تو اسکا دعوا محتاج ہوگا ایسی دلیل بیان کرنیکا
جو دلیل صحیح ٹھہرے اور اسّے مدعا ثابت ہوا سواسطے کہ دلیل
کسی چیز کے درست ٹھہرانیکی تمام نہین ہوئی بعہر اسکے کہ منع
کرنیوالی سند کا جواب دے انتہی * بوجب رسمی فاتحہ کے منع
کرنیوالے اس رسمی فاتحہ کو اپنی دلیل سے منع کرتے ہین کہ یہہ
رسمی فاتحہ کسی کتاب مین منقول نہین تو جب تک اس رسمی فاتحہ کا
منقول ہونا یا اسکو کسی مجتہد کا نیک گمان کرنا ثابت نکریگے تب تک
یہہ رسمی فاتحہ بدعت سیئہ رہیگا * اور جو جو برائی بدعتیون کی کہ اوپر
قریب ہی بیان ہوئی ہی وہ سب اس رسمی فاتحہ کرنیوالون پر
ثابت ہو گئی * اور بدعتی لوگ اگر کہینگے کہ اس رسمی فاتحہ کو
قالانے بزرگ نے درمختار لکھا کہےگے کہ اسمین بہت سی خیر ہوتی ہی
تو انکی بات پر کسی عاقل کو جب تک کہ کسی مجتہد کا نام نہ لینگے *
اور مسائل جو اصل اشیا کی اباحت پر معتقد اور متمسک ہو کر لکھتا ہی
کہ (بدعتی حالت و جواز متمسک بالاصل اباحت است) تو درمختار کے

ہوئی ہی اور بدعت ساری کبیرہ سے بہت بڑا گناہ ہی
یہان تک کہ قتل اور زنا سے بھی بہت بڑا گناہ ہی اور گناہ کبیرہ سے
بڑھکے کوئی گناہ نہین ہی سوا کفر کے اسواسطے کہ وہ بدعت
دین مین فتنہ ہی اور اسمین مسلمانون کے اعتقاد کا خراب کرنا ہی
اور یقین کی راہ سے پانون پھسلانا اور گمراہ کرنا ہی اور فرمایا
اللہ تعالی نے وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ اور دین مین فتنہ کرنا بہت
زیادہ ہی قتل کرنے سے * اور فرمایا اللہ تعالی نے وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ
مِنَ الْقَتْلِ اور دین مین فتنہ کرنا بہت بڑا گناہ ہی قتل سے انتہی *
اور اس ملک مین اس امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین
اس رسمی فاتحہ کے سوا اور کوئی دوسری ایسی بدعت نظر
نہین پڑتی کہ جسکا کرنیوالا اسکو حق اور ثواب کا کام سمجھتا ہو
اور اسکے توبہ کا ارادہ نرکھے اور عرس وغیرہ اسیکے شامل ہی
اور عورتون کی بے پردگی بھی ایسی ہی * اور اسی کتاب مین کہتا ہی
کہ دین کے پیشوا اون نے کہا کہ جب کسی چیز کے سنت ہونے
اور بدعت ہونے مین تردد ہو تب اس چیز کا ترک کرنا واجب ہی
انتہی * اور اس بدعت کو تو کوئی مستحب بھی نہین کہتا ہی
اسکو کسواسطے کرتے ہین * اور بعضے جاہل لوگ جو کہتے ہین
کہ اگرچہ کسی معتبر کتاب سے فاتحہ رسمی کا درست ہونا ثابت
نہین ہوتا مگر ہندوستان اور بنگالے کے ہزارون مسلمانون نے
اسکو پسند کیا اور حدیث مین وارد ہی مَا رَآهُ الْمُسْلِمُونَ

تو وہ حق ہووے تو اس فرقہ کو مکہ معظمہ سے نکال دینے کا کیا سبب تھا
اور اُنہوں کی قید و تعزیر کا کیا باعث ہوا اور جس صورت مین
وہ طریقہ باطل ہووے تو اُن لوگونکے پیچھے (جو اس طریقہ کے
صحیح ہونے کا اعتقاد رکھتے ہین) اقتدا کرنا صحیح ہوگا یا نہین *

* جواب *

تیسرے سوال کا جواب یہہ ہی کہ خانوادہ اور طریقہ کا نکالنا
قیامت تک جاری رہیگا * اور بموجب بشارت آنحضرت ﷺ کے
جو حدیث مین وارد ہی ہمیشہ ہر سو برس کے سرے پر مجدد لوگ
پیدا ہوتے جاوینگے اور دین کو تازہ کرتے جاوینگے * اور جس شخص کو
اللہ تعالی خانوادہ نکالنے اور مجددی کی خدمت بجا لانیکے واسطے
پسند کرتا ہی اُسکی شناخت کی وصفین حدیث اور تصوف کی
کتابون مین موجود ہین اور اُسکا لکھنا طول ہی سو وہ سب وصفین
حضرت امیر المومنین سید احمد قدس سرہ مین موجود ہین اور
اُنکے خانوادہ کا مددگار اور خیرخواہ ہمیشہ مظفر اور منصور رہتا ہی
اور اُنکے خانوادہ کا دشمن اور بدخواہ ہمیشہ رسوا اور خراب
اور مطرود رہتا ہی اور عوام اور خواص کے دل مین اُنکی
جماعت کا رعب اور ہیبت اللہ تعالی ڈال دیتا ہی * سو حضرت
سید احمد قدس سرہ نے جو طریقہ نکالا ہی اور اُسکا نام طریقۂ محمدیہ
رکھا ہی سو صحیح ہی * اور وہ بلا شبہہ حق ہی * اور اُسکی تسمیہ کی
وجہ ہم نے زاد التقوی مین لکھا ہی اُسکے بیان کی یہان حاجت نہین *

مضمون کے موافق اپنے معتزلہ ہونیکا اقرار کیا ہی قَالَ فِی الدُّرِّ الْمُخْتَارِ اِنَّ الصَّحِیْحَ مِنْ مَذْهَبِ اَهْلِ السُّنَّةِ اَنَّ الْاَصْلَ فِی الْاَشْیَاءِ التَّوَقُّفُ وَالْاِبَاحَةُ رَاْیُ الْمُعْتَزِلَةِ انتہی یعنے کہا در مختار میں بیشک صحیح مذہب اہل سنت میں یہہ ہی کہ اصل اشیا میں توقف ہی اور اباحت رای معتزلہ کی ہی انتہی اب جائل پر واجب ہی کہ پہلے در مختار کا جواب دیکر اپنے کو مذہب معتزلی سے نکالے اور اہل سنت کے مذہب میں داخل ہو بعد آسکے آگے گفتگو کرے *

تحت شامت اعمال ہی کہ جائل پہلے سوال میں رافضی بنا اور دوسرے میں معتزلہ * ف * فی الحقیقت جائل کا معتزلہ ہونا آگے ہی سے ثابت ہی کیونکہ اُسنے اپنے رسالۂ خطرات میں لکھا ہی کہ حق متعدد ہی اور ہر مجتہد ہر قول میں اپنے پرصواب ہی * اور یہی راے معتزلہ کی ہی اور اہل سنت کے نزدیک حق واحد ہی جو چاروں مذہب میں دائر ہی جیسا کہ توضیح اور تفسیر احمدی وغیرہ میں اُسکی تصریح ہی من شاء فلیراجع الیہ * سوال سوم *

طریقۂ محمدیہ کہ مخترع سید احمد و مولوی اسمٰعیل و مولوی عبد الحی است حق است یا باطل بر تقدیر اول سبب اخراج این فرقۂ از مکۂ معظمہ و تعذیب ایشان حبس و تعزیر چہ باشد و بر تقدیر ثانی پس اقتدا در پس معتقد من صحت آن صحیح خواہد شد یا نہ *

ترجمہ تیسرے سوال کا * طریقۂ محمدیہ جو ایجاد کیا ہوا سید احمد و مولوی اسمٰعیل و مولوی عبد الحی کا ہی سو حق ہی یا باطل اور دوسری صورت ہونیکے

ہم نے رسالہ تقویۃ الایمان اور نسیم السحر مین وغیرہ مین بخوبی کہا ہی
انکو البتہ مکہ معظمہ کے لوگ وہابیہ کہتے ہین اور دوسرے لوگ
مذہب کے انکار کے سبب سے مکہ معظمہ سے نکالے گئے ہین *
اور انکے مذہب کے نکالنے والے مولانا محمد اسمعیل رحمۃ اللہ علیہ
ہرگز نہ تھے * جیسا جاہل لوگ سمجھتے ہین * ہان سائل کے مرشدون کو
مولانا مرحوم نے بدعت کہتے اور تعزیہ داری اور مرثیہ خوانی
کرنیکے مقدمہ مین نہایت ذلیل کیا تھا * اور سائل کے مرشدون کا
مذہب تفضیلی ہی اور تفضیلیہ رافضیون کے چھوٹے بھائی ہین
جیسا کہ زردہ اور شغال * اور رسائل مین رفض کی باتین
بلا شبہہ موجود ہین چنانچہ مرثیہ خوانی اور کتاب خوانی اور مصر
بنانے سے سائل کو ہر کوئی رافضی جانتا ہی * اور اجنبی عورتون کو
جو سائل توجہ دیتا ہی اور اسوقت اسکے آنکھ ملاتا ہی اور جب
وہ عورت شہوت کے سبب سے بیہوش ہو جاتی ہی سب سائل
اسکی چھاتی پر ہاتھ پھیرتا ہی اور کہتا ہی کہ یہ فنا فی اللہ
ہوگئی * غرض سائل ایسی ایسی ناشایستہ حرکتین کرتا ہی کہ اسکے
بیان کرنے سے شرم آتی ہی سو یہ سب باتین رفض کے درجہ پر
سائل نے زیادہ کیا ہی * اب زیادہ لکھنے کی حاجت نہین * مسلمان
لوگون کو مناسب ہی کہ سائل کا تعصب کیا ہو اور رسالہ حفظ ست
دیکھین * اور ہماری تصنیفات مین جیسے مثل مفتاح الجنت اور
تقویۃ الایمان اور دعوات سو اور رفیق السالکین اور حق الیقین

اس مقام میں ہمارا اسقدر اقرار کرنا کفایت ہی کہ حضرت
سید احمد قدس سرہ کے طریقہ کا نام طریقۂ محمدیہ ہی اور اُنکا مذہب
حنفی ہی * لاکھوں ہا اُس طریقہ میں داخل ہو کے فائدہ پائے ہیں *
اور حضرت مولانا عبد الحی اور مولانا محمد اسمعیل رحمہما اللہ تعالی بھی
اُس طریقہ کے خوشہ چینوں میں سے ہیں * جو شخص کہتا ہی کہ
یہہ طریقہ نکالے میں یہ دونوں بھی شریک تھے وہ شخص بڑا جھوٹہا
اور علم تصوف سے جاہل ہی * اور یہہ دونوں بزرگ حنفی
مذہب تھے * اور مشائخ کے استاد لوگ جو کلکتہ کے مدرسہ کے
مدرسین ہیں اس طریقہ میں داخل ہوئے * چنانچہ مولانا محمد وجیہ
صاحب مدرس اول حضرت سید احمد قدس سرہ کے خاص
مریدوں میں سے ہیں * اور مولانا فضل الرحمن مغفور قاضی القضاۃ
صدر اور قاضی عبد الباری صاحب قاضی شہر کلکتہ حضرت سید
ممدوح مغفور کے خاص مرید ہیں * اور مولوی ابو الحسن صاحب
ساکن جاٹگام کے حضرت سید ممدوح کے خاص مرید ہیں * اور
امام مصطفی مرواور رحمۃ اللہ علیہ جو مکہ معظمہ میں حنفی مصلی کے امام تھے
وہ بھی اس طریقہ میں داخل تھے اور اس طریقہ والوں کو مکہ معظمہ کے
لوگ کبھی برا نہیں جانتے * اور نہ یہہ لوگ مکہ معظمہ سے کبھی
نکالے گئے * بلکہ اسوقت بھی ہزارہا آدمی اس فرقہ کے حرمین
شریفین میں موجود ہیں * اب لامذہب لوگ جو چاروں مذہب کے
منکر ہیں اور روے اپنے مذہب کو محمدی کہتے ہیں * اور روا انکا

اُلفت اکبر نے میں شبہہ کیا ہی سو اسواسطے ہی کہ وہ خود اکثر عقائد
اور اعمال میں اہل سنت کی مخالفت کرتا ہی * چنانچہ اُسنے رسالہ
خطرات میں لکھا ہی کہ خالق عین مخلوق کا ہی اور خدا ہر چیز میں
ساری ہی اور خداے تعالی اور رسول کریم اور ساری مخلوقات
سب متحد فی الذات ہیں اور نسبت اُن سب کے درمیان میں
مانند نسبت روح اور قالب اور جوارح کے ہی یعنے خداے تعالی
بجاے روح کے اور رسول کریم بجاے قالب کے اور باقی
مخلوقات بجاے جوارح کے ہی * اور بندہ جب ترقی کرتا ہی
خدا ہوتا ہی اور خدا جب تنزل کرتا ہی بندہ ہوتا ہی * اور
رسول کریم اور ابو بکر صدیق اور ابو جہل تینوں ایک ہیں *
ان تینو مین صرف فرق اعتباری ہی اور بندہ جب واصل ہوتا ہی
تو شریعت کی تکلیفات اُسسے ساقط ہو جاتی ہی * بلکہ شریعت
اُسکے حق میں باطل ہوتی ہی * اور شریعت اور حقیقت باہم
مخالف ہی شریعت میں اثبات عبودیت کی ہی اور طریقت
میں ابطال اُسکا بلکہ اثبات انانیت حق کی ہی ذات میں
سالک کے * اور حق متعدد ہی اور ہر مجتہد ہر قول میں اپنے برسر
صواب ہی * اور مرثیہ پڑھنا اور نوحہ وزاری کرنا محرم میں
مستحب ہی اور منکر اُسکا دشمن اہل بیت کا ہی اور جو شخص
کہ عاشورہ کے روز عبادت کریگا اور سرمہ لگاویگا حشر اُسکا
یزید کے ساتھ ہوگا * اسیطرح اور بھی بہت سی باتیں

اور زاد التقوی اور رسم الحرمین وغیرہ کے جو اس شہر اسلام
نامہ و معروف چھاپا گیا مین موجود ہو اُسکو دیکھئین * اور سائل کا
اور ہمارا مذہب پوچھا ہین جسکے مذہب مین خلل پایئین اُسکو دجال
کذاب جانکے چھوڑ دین * اب زمانی بات کا کچھ اعتبار نہین
جسکی تصنیف سے جو بات ثابت ہی وہ ٹھیک ہی مثل مشہور ہی
نہ سو کہنہ نہ ایک لکھا * ف * سائل نے جو لکھا ہی کہ اس طریقہ کے
معتقدین کے پیچھے نماز درست ہی یا نہین سو اُسکی دھوکے کی بات
ہی کہ عوام الناس کو فریب دینے کے واسطے لکھا ہی * حضرت
سید احمد قدس سرہ کے گروہ کے پیچھے بلا شبہہ نماز درست ہی
اور سوا بدعتی معتقدون کے اہل حق مین سے کسی نے اب تک
اس بات مین شبہہ نکیا * کیونکہ عقائد اور اعمال اس گروہ کے
کسی بات مین اہل سنت کے مخالف نہین بلکہ جو جو اُسکے موافق ہین
* ہان بدعتیون کے پیچھے نماز درست نہین * اور وے لوگ
سید صاحب کے مخالف ہین اُنکے طرفہ مین وے ہرگز داخل نہین *
اور اُن لوگونکا دعوا کرنا سید صاحب کی اطاعت اور پیروی کا
فقط زبانی ہی جیسا دعوا کرنا رافضیون کا حضرت امام جعفر صادق
رضی اللہ عنہ کی اطاعت کا کہ دعوی بلا دلیل ہی * اور بدعتیون کے
سب سید صاحب اور اُنکے سچے مریدون کو برا کہنا جیسا روافض کے
سب حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اور اُنکے تابعین کو
برا کہنا ہی * نعوذ باللہ منہ * اور سائل نے جو اس گروہ کے پیچھے

ہوناکہ بہت سے عرب نے سید صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی ہی * اور بعد رحلت انکے خلیفوں اور مریدون مین سے بہت سے عرب اب تک موجود ہین * اور لامذہبون کو وہابی کہنے کے سبب سے سید صاحب کے سب تابعین کو وہابیہ کہنا حاسدوں اور متعصبوں کی برائی کے سبب سے سب مسلمانون کو رافضی بولتا ہی *

* سوال پنجم *

کتب مصنفہ مولوی اسمعیل و اتباع وی از تقویۃ الایمان و تنویر العینین و صراط المستقیم و مسائل اربعین و مائۃ المسائل کہ در ابطال کلام و فقہ و تصوف اہل سنت و جماعت تصنیف شدہ است حق است یا باطل بر تقدیر اول لازم است امت محمدی از ابتدای بعثت آنحضرت ﷺ تا خروج این فرقہ کافر خواہند بود زیرا کہ کافۂ اہل سنت و جماعت اعتقاد علم غیب و تصرف و قربت حضرات انبیا و اولیا داشتہ اند و درین باب بمذہب ایشان کتب عدیدہ تصنیف شدہ است و آن کتب در ایادی ایشان منذ اول و آن در مذہب جدید شرک است و بر تقدیر ثانی پس اتباع مسلمانان مر این فرقہ را در عقائد و اعمال ایشان خروج از دائرۂ اسلام خواہد بود یا نہ *

ترجمہ پانچوین سوال کا * مولوی اسمعیل اور انکے گروہ کی تمام تصنیفی کتابین مثلاً تقویۃ الایمان و تنویر العینین و صراط المستقیم و مسائل اربعین و مائۃ المسائل جو کہ اہل سنت و جماعت

اُس رسالے مین لکھا ہی جسکو شبہہ ہو وہ رسالہ مسائل سے منگوا کر اول سے آخر تک دیکھ لے * سوا سوا مصطفی سید صاحب کے گروہ کے لوگ علماے اہل سنت کے فتوی کے مطابق مسائل کے اور مسائل کے تابعین کے پیچھے نماز نہین پڑھتے ہین * اور انکو مذہب سنت و جماعت سے خارج سمجھتے ہین * اور یہی سمجھنا اُنکا حق ہی اور دلیل اسکی ساری کتاب اہل سنت کی موجود ہی * اسوا سطے مسائل مارے عداوت اور عناد کے عوام کو فریب دیتا ہی کہ سید صاحب کے گروہ کے پیچھے نماز درست نہین ہان اگر رافضیون کی نماز اُنکے پیچھے درست نہو تو نہو سکے وہ اہل سنت کی نماز بلا شبہہ درست ہی *

* سوال چہارم *

آن فرقۂ حادثہ حضرت پاشاؤ علما سے کہ معظمہ موسوم بفرقۂ وہابیہ شدہ اندیانہ *

ترجمہ چوتھے سوال کا * کہ معظمہ کے پاشا اور وہا کے عالمون نے اس نئے فرقے کا نام فرقۂ وہابیہ رکھا ہی یا نہین *

* جواب *

چوتھے سوال کا جواب تیسرے سوال کے جواب مین ہوگیا * ف * یعنے لامذہبون کو مکہ معظمہ کے لوگ وہابیہ کہتے ہین * اور اُنکو گرن لو مذہب کے انکار کے سبب وہان سے نکال دیا ہی * اور سید صاحب کے طریقہ والون کو وہان کے لوگ برا نہین کہتے * بلکہ

حق میں ثابت کرنے نکرنے کے باب میں اہل سنت وجماعت کے
اعتقاد کے مخالف نہیں ہی * اور تقویت الایمان جو ہر قسم شرک کے
رد میں ہی * اور صراط المستقیم جو علم تصوف میں ہی * اور
حضرت سید صاحب ممدوح نے اسکو لکھوایا ہی اور وہ کتاب
عوارف المعارف اور تعرف اور رسالۂ امام قشیری اور
رسالۂ ابو النجیب سہروردی اور فتوح الغیب وغیرہ تصوف کی
معتبر کتابوں کے موافق ہی * اور مائۃ المسائل جو حضرت مولانا
محمد اسحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہی اور کاتب
اسکے حضرت مولانا احمد اللہ انامی محدث رحمۃ اللہ علیہ ہیں *
اور اس میں سو سوالوں کا جواب حدیث اور تفسیر اور حنفی
مذہب کے فقہ کی معتبر کتابوں سے لکھا ہی * اور اسیطرح سے
مولانا محمد اسحق رحمۃ اللہ علیہ نے مسائل اربعین بھی معتبر کتابوں سے
لکھا ہی * سو یہ چاروں کتاب بھی علم غیب اور تصرف مذکور کے
مقدمہ میں اہل سنت وجماعت کے عقائد کے خلاف ہرگز نہیں ہیں
اور اُن چاروں کتاب کے اول سے آخر تک کا مضمون ہی اُسّے
ابتداء بعثت آنحضرت ﷺ سے لیکے آج تک کی ساری اُمت
محمدی کا اسلام ثابت ہوتا ہی * اور اہل سنت وجماعت کے
عقائد اور فقہ اور تصوف کی کوئی کتاب انبیا اور اولیا کے واسطے
علم غیب اور تصرف ثابت کرنے کے باب میں تصنیف نہوئی
اور ایسے مضمون کی کتاب کا اہل سنت وجماعت کے مذہب میں

اسکے علم کلام و فقہ و تصوف کے باطل کرنے کو تصنیف ہوئی ہیں
وہ سب حق ہیں یا باطل اور صورتیکہ وہ سب حق ہوویں تو امت
محمدی زمانۂ نبوت سے آنحضرت صلعم کے ایکو اس فرقہ کے ظاہر
ہونے تک کافر ہو گئی ہی کیونکہ تمام اہل سنت و جماعت کو انبیا
و اولیا کے علم غیب و تصرف کا اعتقاد تھا چنانچہ انھوں نے
اسی باب میں اپنے مذہب کے موافق بہت سی کتابیں تصنیف کین
اور وہ کتابیں انکے یہاں تا تصوّرنا تصوہ مروج ہوتی آئیں اور اسطرحکا
اعتقاد رکھنا اس نئے مذہب والون کے نزدیک شرک ہی * اور
جس تقدیر میں مولوی اسمعیل وغیرہ کی کتابونکو باطل کہیں تو
اس فرقہ کے عقاید و اعمال کی جو مسلمان پیروی کریگا وہ اسلام سے
خارج ہوجائیگا یا نہیں *

* جواب *

پانچوین سوال کا جواب یہ ہی کہ تنویر العینین جو کتاب ہی سوا اسمین
مولانا محمد اسمعیل مرحوم کے لکھے ہوئے چند ورق رفع یدین کی ترجیح
میں ہیں اور بعد اسکے مولانا مرحوم نے اپنے مرشد حضرت سید احمد قدس
سرہ کے سمجھانے سے اپنے قول سے رجوع کیا * یعنی رفع یدین کرنیکو چھوڑ
دیا اور لا مذہب لوگون نے تنویر العینین میں اپنی طرف سے بہت سی
باتیں زیادہ کر کے لکھا اور حضرت سید احمد صاحب کے خلیفہ لوگوں کا
عمل تنویر العینین پر نہیں ہی بلکہ ان لوگون نے اسکا رد لکھا ہی
اور بادجود اسکے وہ کتاب علم غیب اور تصرف انبیا اور اولیا کے

تصرف ثابت نہین ہوتا بلکہ تصرف بالاستقلال صرف اللہ ہی کے
واسطے ثابت ہی اور قرآن مجید مین جا بجا علم غیب اور تصرف خاص
اللہ ہی کے واسطے ہونیکا مذکور ہی * نوین سپارہ سورۂ اعراف مین
قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا آخر تک کی تفسیر تفسیر مدارک مین
دیکھنا چاہئے کہ ان دونون مضمونو کو اللہ ہی کے واسطے خاص
ہونا مصرح لکھا ہی * اور انتیسوین سپارہ سورۂ ملک مین
تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ آخر آیت تک کی تفسیر تفسیر
مدارک مین دیکھنا چاہئے کہ سارا تصرف اللہ ہی کے واسطے خاص
ہونیکی تصریح کیا ہی * اور جو کہ مسائل کے اس مضمون سے (کہ
حضرات انبیا اور اولیا کے حق مین علم غیب اور تصرف کا اعتقاد
ہمارے اہل سنت و جماعت رکھتے آئے ہین) کسیکو تمام مسلمانون کا
عقیدہ بھی ظاہر ہونیکا موقع نہین بلکہ عوام لوگون نے
اس مضمون کو شایستہ جان کی مسجد مین سنکے کہا کہ ایسی بات
تو چمار اور ہاتری بھی نہ کہیگا * اور مولوی عبد القادر جو معتقد خاص
مسائل کے ہین انھون نے یہہ مضمون سنکے کہا کہ یہہ مولوی
مخلص الرحمن پر بہتان ہی * وہ ایسی بات کبھی نہ لکھین گے *
اسواسطے ہمنے اس مضمون کا اور زیادہ کیا * سارا جہان
اس مضمون کو رد کریگا * اور ایسے مضمون کا مسائل کے ہاتھہ سے
لکھا جانا حقیقت مین مسائل پر خدا کا بلا اترا ہی کہ سب علم بھول گیا
نہ منقول کی رعایت کیا نہ معقول کی * مارے ضد اور حسد پاک

متداول ہونا کیا معنے بلکہ اس مضمون کی کتاب کا اسلام کے
کسی فرقہ کے پاس نشان بھی نہین * یہہ جاہلون کا بہتان اور
عوام کو فریب دینا ہی اور اس جاہل نے فقط مذکور کتابون پر
بہتان نہین کیا ہی بلکہ اہل سنت و جماعت کی کتب معتبرہ
یعنے بہت سی کتابون پر بھی بہتان کیا اور اُن کتابون کا تصنیف ہونا
شرک کی تائید مین لکھا * اور حقیقت یہہ ہی کہ شرح عقائد نسفی
اور فتاوی سراجیہ اور فتاوی عالمگیری اور تفسیر مدارک وغیرہ
سے صاف ثابت ہی کہ علم غیب کا خاص اللہ تعالی کی ذات منزہ
اور مقدس کے واسطے ثابت ہی اور دوسرے کسی کے
واسطے نہین نہ فرشتون اور نبیون اور ولیون کے واسطے
نہ اور کسی کے واسطے * ہان اولیا لوگ جو بعضے وقت بعضی باتین
غیب کی خبر دیتے ہین سو وہ خدا تعالی کے اعلام اور آگاہ
کرنے سے ہی * اسکو کشف اور الہام کہتے ہین * اُسکا نام
غیب دانی نہین * اور یہہ اولیا کی کرامت ہی اور کرامت اولیا کی
حق ہی * باقی رہا تصرف یعنے دینا لینا مارنا جلانا وغیرہ کارخانۂ
الٰہی مین دخل کرنا سو وہ بھی اصلاً کسی کے واسطے ثابت نہین *
ہان اولیاء اللہ کا عالم مین تصرف کرنا بقوۃ اللہ البتہ ثابت ہی یعنے اللہ کی
مدد سے ایسے خرق عادات اور کرامات ظاہر ہوتی ہین اور بلا کا
دفع کرنا یا بیمار کا مرض دور کر دینا اور اپنے ذکر اور فکر کی تاثیر
دوسرے مین ڈال دینا اُن سے ظاہر ہوتا ہی تو اسکے علی الاطلاق

جاہلون نے اسکے مضمون کو اپنی راہ و رسم کے خلاف پاکر اسکو
انکار کیا ہی * اور بیہودہ اعتراضین لگا لگا کر تردید مین اسکی
رسالے لکھے ہین * اور اسکے مصنف مولانا محمد اسمعیل شہید
رحمۃ اللہ علیہ پر بیہودہ تہمتین لگا کر اشتہار کیا ہی * لیکن
مضمون * لکل فرعون موسی * یعنے ہر فرعون کے واسطے
ایک موسی ہی علماے دیندار نے بھی ان مخالفون کے جواب مین
بہت سے رسالے لکھے * اور بڑی بڑی معقول دلیلون سے ان کے
اعتراضون کا جواب دندان شکن دیا * چنانچہ رسالہ نوقیۃ الایقان
شرح تقویۃ الایمان اور تنبیہ الضالین من طریق سید المرسلین
اور قبض جام اور باران رحمت وغیرہ جو تصنیف کیے ہوے
علماے مدراس کے ہین * ان مین مخالفون کے اعتراضون کا
جواب اور ان کے مضمون کی تردید بخوبی مذکور ہی * جسکو دیکھنا
منظور ہو تو ان کتابون مین دیکھ لے * اور مسائل کے انکار کی
غلطی خود مسائل کی دلیل سے ثابت ہوتی ہی کیونکہ اس کے سوال کا
حاصل یہ ہی کہ مائۃ المسائل وغیرہ کتابین اہل سنت وجماعت
کے تصوف اور فقہ اور عقائد کے ابطال مین تصنیف ہوئی ہین
کیونکہ اس مین انبیا اور اولیا کی غیب دانی اور تصرف کے اعتقاد کو
شرک کہا ہی * حالانکہ اہل سنت وجماعت ان بزرگون کی
غیب دانی اور تصرف کے اعتقاد رکھتے تھے * اور اس باب مین
ان کے مذہب مین بہت سی کتابین تصنیف ہوئی ہین * تو اس دلیل سے

لوگونکی ایسی نامعقول بات بکا سچ ہی * بیت * چون خدا خواہد
کہ پردہ کس درد * میلش اندر طعنۂ پاکان برد * ف * جاننا چاہیئے
کہ کتاب صراط المستقیم و ملفوظات حضرت سید احمد قدس سرہ
کا ہی ہندوستان اور بنگالے کے سب مسلمان لوگ اسکے معتقد ہوئین
اور سب کوئی اسکو متبرک سمجھتے ہین * یہان تک کہ بدعتی
اور فاسق لوگ بھی ادب سے اس پر کچھ کلام نہین کرتے ہین
اور بڑے بڑے محققین اہل باطن فرماتے ہین کہ اس کتاب مین
گویا کہ حقائق اور معارف کے ایک بحر بے پایان کو کوزہ مین بھرا ہی
* سمجھنے والون کو ہر فقرہ سے اسکے اتنے فوائد نکلتے ہین کہ
اسکی تفصیل کے واسطے ایک دفتر طویل چاہئے * آج تک منکر اسکا
سوا اس سنگدل منکر دین کے دوسرا کوئی نظر نہ آیا * و علی ہذا
القیاس مسائل اربعین اور مائۃ المسائل بھی ہندوستان
بنگالے کے سب علماے محققین کے نزدیک مقبول ہین * کسی نے آج تک
حرف انکار کا اُنکے لئے زبان سے نکالا بلکہ ہند وصلا کے بڑے بڑے فضلا نے
اپنے رسالون مین اُن دونون کتابونکی تعریف لکھی ہین * اور
اُن دونوکی صحت کی دلیلین بیان کین * تو ایسی کتابونکو سائل کا انکار کرنا
آفتاب کے منہہ پر تھوکنا ہی * فی الواقع رافضیون کے
انکار سے اہل سنت کی کتابون کی عزت جاتی کی نہین * اور
پادریون کی تہمت سے مسلمانون کا مرتبہ گھٹنے کا نہین * ہان
تقویۃ الایمان جو اقسام شرک کی تردید مین لکھی ہی بعض دنیادار

مگر دعوی کرنا علم غیب کا کفر ہی اور اس پر اجماع ہی اہل سنت کا
تو اِس سے ثابت ہوا کہ علم ہر غیب کا جو کسی مخلوق کو حاصل نہیں
ہوتا ہی کیونکہ اگر وہ حاصل ہوتا تو دعوی کرنا بھی اسکا درست ہوتا
کیونکہ امور کسبیہ کا دعوی کرنا بلا شبہ درست ہی* اور بہت سی
آیتیں قرآن شریف کی بھی اس بات پر دلیل ہیں چنانچہ اُن میں
سے یہ آیت سورہ نمل کے پانچویں رکوع میں مذکور ہی قُلْ لَّا يَعْلَمُ
مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ یعنے کہہ اے پیغمبر کہ
نہیں جانتا ہی جو کوئی آسمانوں میں اور زمین میں ہی غیب کو سواے
خدا کے* اور سورہ انعام کے پانچویں رکوع میں ہی کہ قُلْ لَّا اَقُوْلُ
لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَائِنُ اللّٰهِ وَلَا اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ
اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰى اِلَيَّ ط کہہ اے پیغمبر کہ میں نہیں کہتا ہوں
کہ میرے پاس خزانے اللہ تعالی کے ہیں اور نہیں کہتا ہوں کہ میں غیب
جانتا ہوں اور نہیں کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں* نہیں پیروی
کرتا ہوں مگر اُس چیز کی جو وحی کی گئی ہی میری طرف* اسیطرح
اور بھی بہت سی آیتیں ہیں کہ لکھنا اُسکا طول ہی* وعلی ہذا
القیاس بزرگوں کے واسطے تصرف بالاصالۃ کا اعتقاد کرنا بھی
کفر ہی جیسا کہ بحر الرائق میں اولیاؤں کی نذر کی حرمت کے بیان میں
لکھا ہی اَنَّهُ ظَنَّ اَنَّ الْمَيِّتَ يَتَصَرَّفُ فِي اُمُوْرٍ دُوْنَ اللّٰهِ وَاعْتِقَادُ
ذٰلِكَ كُفْرٌ یعنے نذر کرنے والے نے سمجھا کہ اولیا تصرف کرتے ہیں
امور دنیا میں سوا خدا کے اور اعتقاد کرنا اس بات کا کفر ہی اور

مسائل کی غلطی اور کج فہمی یوں ثابت ہوتی ہی کہ اُسنے بزرگوں
کی غیب دانی اور تصرف کے اعتقاد کو عقیدہ اہل سنت کا کہا ہی *
حالانکہ اہل سنت ایسے عقیدے کو کفر کہتے ہیں چنانچہ ملا علی
قاری نے شرح فقہ اکبر میں کہا ہی اعلم ان الانبیاء علیہم السلام
لم یعلموا المغیبات الا ما علمہم اللہ تعالی احیانا وقد صرح
الحنفیۃ بالتکفیر باعتقاد ان النبی ﷺ یعلم الغیب
لمعارضۃ قولہ تعالی قل لا یعلم من السموات والارض
الغیب الا اللہ * کذا فی المسایرہ انتہی یعنی جان تو کہ تحقیق
انبیا علیہم السلام غیب کی باتوں کو نہیں جانتے تھے مگر اُس قدر کہ
کبھی اللہ تعالی اُن لوگوں کو تعلیم کر دیوے اور تحقیق علماے حنفی
نے تصریح کی ہی کہ اعتقاد کرنا اِس بات کا کہ رسول ﷺ غیب
جانتے تھے کفر ہی * کیونکہ اسمیں مخالفت ہوتی ہی اس قول
کی جو اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ کہہ اے پیغمبر نہیں جانتا ہی کوئی
شخص آسمانوں میں اور زمین میں غیب کو سواے اللہ تعالی کے
* ایسا ہی لکھا ہی کتاب مسایرہ میں انتہی * پھر جبکہ پیغمبروں کا
یہ حال ہی تو دوسروں کی کیا پوچھنا ہی * اور فتاوی قاضی خان
اور بحر الرائق میں لکھا ہی کہ اگر کوئی نکاح کرے خدا تعالی اور
رسول کی شہادت سے یعنی یوں کہے کہ خدا اور رسول اِس نکاح کا
گواہ ہی تو جائز ہوگا کیونکہ ناکح نے اعتقاد کیا کہ رسول کریم غیب
جانتے ہیں انتہی * اور فتاوی رد المحتار میں کئی مقام میں تصریح کی ہی

علماء اسلام کو مدت تک بوصف علماء اسلام کی خبر معلوم نہوئی اور ہمیشہ اسکے واسطے روتے رہے * و علی ہذا القیاس جس وقت کہ منافقوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی نبی صلعم کو کیوں نہ معلوم ہوا اور تین دور تک اس کے واسطے پریشان رہا آخر جب کہ آیت اُتری تو خوش ہونے اور حقیقت حال انکو دریافت ہوئی * اسیطرح بہت سی نظیرین کتب سیر مین موجود ہیں * فی الجملہ جب کہ یہہ بات ثابت ہوئی کہ عقیدہ اہل سنت وجماعت کا یہہ ہی کہ غیب والی اور تصرف بالاصالۃ کا اعتقاد کرنا سوا ے خدا کے دوسروں کے لئے کفر ہی تو بیشک مائۃ المسائل اور صراط المستقیم اور مسائل اربعین اور مانند اسکے جتنے ہیں اہل سنت کے فقہ اور عقائد اور تصوف کے اثبات مین تصنیف ہوئی ہیں نہ اسکے ابطال مین جیسا سائل نے سمجھا ہی * اور اُن کتابوں سے ابتدا ے بعثت سے آج تک امت محمدی کا اسلام ثابت ہوتا ہی نہ کفر * جیسا سائل اپنی غلطی سے سمجھا ہی * اب خدا ے تعالی اسکو اپنے فضل وکرم سے ہدایت نصیب کرے *

* سوال ششم *

مولوی اسمعیل و عبد الحی و اتباع و اشیاع ایشان بر سر حق بودند یا باطل

ترجمہ چھٹے سوال کا * مولوی اسمعیل و عبد الحی اور انکے تابعدار لوگ حق پر تھے یا باطل پر *

* جواب *

شیخ عبد الحق دہلوی نے عربی شرح میں مشکوۃ کے کہا ہی و لیس
الفساد رو الفنا علی الاہوو اولیاء الله ہم الفانون
الهالکون فی فعله وقدرته وسطوته لا فعل لهم ولا قدرة
ولا تصرف لا الان ولا حین کانوا احیاء فی دار الدنیا فان
صفتهم الفناء والاستهلاک لیس الا انتهی *
یعنے نہیں ہی کوئی قدرت رکھنے والا اور کام بنانے والا سوا سے
خدا کے اور اولیا لوگ وہی فنا ہونے والے اور ہلاک ہونے والے ہیں
الله تعالی کے فعل میں اور اُسکی قدرت میں اور اُسکی سطوت میں
* اولیاؤں کے واسطے نہ کوئی فعل ہی اور نہ کسی بات کی
قدرت اور نہ کسی کام کا تصرف نہ اسوقت اور نہ اُسوقت کہ
جب زندہ تھے دنیا میں کیونکہ صفت اُن لوگون کی فنا ہونا اور
اپنے کو ہلاک کرنا ہی اور سوا ے اسکے کچھ نہیں *
تو ان دلیلوں سے صاف ثابت ہی کہ غیب دانی اور تصرف
بالاصالت خدا ے تعالی کے واسطے خاص ہی * دوسرے کو عالم الغیب
اور متصرف فی الامور سمجھنا کفر ہی * ہان بزرگون کو بعضی بات
غیب کی اور تصرف بعضے امر کا کشف اور الہام سے اور تائید سے
خدا کی حاصل ہوتی ہی اور وہ کرامت بزرگون کی ہی * لیکن اتنے
یہہ بات لازم نہیں آتی ہی کہ اُن بزرگون کو سب باتین غیب کی
کھلی ہوئی ہین * اور سب امور میں تصرف کرنے کا اختیار اُنکو
حاصل ہوتا ہی * کیونکہ اگر یہہ بات صحیح ہو تو کیا سبب ہی کہ یعقوب

اطاعت لکا ہی * اور یہہ جو اپنی صدی کے جاہل لوگ کہتے ہیں کہ
مولانا محمد اسمعیل قدس سرہ نے چاروں مذہب کے سوا دوسرا
پانچواں ایک مذہب نکالا ہی * اور اپنی کتابوں میں شفاعت کا
انکار لکھا ہی * اور اولیا انبیا کی تعظیم و بزرگی کے اور مردوں کے
نام میں ثواب پہنچانے کے اور بزرگوں کی زیارت قبور کے منکر تھے *
سو یہہ بات ان جاہلوں کی محض غلط اور بری بہتان ہی * صرف اپنے
باپ دادے کی رسوم کی محبت اور سنت کی عداوت کے
سبب سے کہتے ہیں * اور نامۂ اعمال کو اپنے سیاہ کرتے ہیں
مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے سنی اور سچے حنفی تھے اور کبھی کسی سے
تقلید مذہب کی نہیں چھڑائی * اس لئے حضرت سید احمد صاحب
قدس سرہ کے ساتھ جو ہزارہا آدمی جہاد کو گئے تھے کوئی بھی
تقلید چھوڑ کر لامذہب نہ ہوا * اور جو بلکہ رات دن ہمیشہ مولانا کی
صحبت میں رہا کرتے تھے اور انکی وعظ سنتے تھے * مولانا علیہ الرحمۃ
نے جہاد میں تشریف لیجانے کے آگے سو یہاں ہزاروں جگہہ وعظ
فرمائی اور لوگوں کو شرک اور بدعت کی برائیاں بتائیں * مگر کبھی
مذہب چھوڑ دینیکی وعظ نفرمائی * اور یہہ لامذہبوں کا فرقہ جو پیدا
نکلا ہی سو مولانا کی شہادت کے بعد نکلا ہی * مولانا کے حین حیات
میں ان لوگوں کا نشان بھی نہ تھا * اور مولانا کی کوئی کتاب سے
اصلا شفاعت کا انکار ثابت نہیں ہوتا ہی یہہ فقط جاہلوں کی تہمت
اور بہتان ہی دیکھو کتاب صراط المستقیم کو جو مولانا کی تصنیفات

چھٹے سوال کا جواب بھی تیسرے سوال کے جواب میں ہو گیا
* ف * جانا چاہئے کہ مولانا محمد اسمٰعیل اور مولانا عبد الحی رحمۃ اللہ علیہما
بڑے دیندار اور تابع سنت تھے اور ظاہر و باطن کے علوم میں یکے کامل تھے *
لوگون کو ہمیشہ توحید اور سنت کی راہ بتاتے تھے اور شرک
اور بدعت کی برائی سناتے تھے * سارے ہند وستان اور بنگالے مین
اسلام نہایت ضعیف ہو گیا تھا انہی بزرگون کی کوشش سے
قوی و تازہ ہو گیا اور لوگ گھر گھر نمازی بن گئے * اور اکثر لوگ
شرک اور بدعت کو چھوڑ کر دیندار اور متقی ہو گئے * اور کبھی اُن
بزرگون کے قول اور فعل سے کوئی امر خلاف شرع کا آج تک
ثابت نہوا * اور اگر بالفرض ثابت ہو بھی تو وہ بھول چوک
سے ہو گا اور بھول چوک سے سوائے پیغمبرون کے کوئی
محفوظ نہین * پس شریعت کے کامون مین ایسے بزرگون کی
اطاعت کرنی عین اطاعت کرنی دین کی ہے * کیونکہ اصل اطاعت
اور پیروی دین محمدی کی مقصود ہے اور حکام کی اطاعت سے ہمکو دین
حاصل ہوا ہے ہمارے پیشوا ہین * اور مقصود کے رہنما * باقی رہا
لا مذہب لوگ جو مولانا محمد اسمٰعیل علیہ الرحمۃ کی اطاعت کا دعوی
کرتے ہین سو وے جھوٹے ہین کیونکہ مولانا کے قول و فعل سے
وہ بات جو بے جا ہمارے لوگ کہتے ہین اور کرتے ہین ہرگز
ثابت نہین ہوتی ہے پھر اُن لوگون کا دعوی مولانا کی اطاعت کا
جیسا دعوی رافضیون کا حضرات اہل بیت اور ائمہ اثنا عشر کی

شفاعت محبوبہ اور شفاعت بالاذن کے درمیان فرق نہ سمجھے گے
مولانا کو برا کہتے ہین * اور مولانا کے کسی رسالے سے انبیا اور
اولیا کی تعظیم کا انکار ثابت نہین ہوتا * بلکہ انکا رسالہ منصب
امامت اول سے آخر تک انبیا اور اولیا کی بزرگی اور عظمت
کے بیان سے بھرا ہی * جسکو شبہہ ہو تو اسکو ایک نظر دیکھ لے
* اور صراط المستقیم مین بھی اکثر جابجا بزرگون کی تعظیم بلکہ عوام
مومنون کی تعظیم کے لئے تاکید لکھی ہی چنانچہ اس مین سے ایک
مقام مین یعنے ۲۵۴ صفحہ مین لکھا ہی مضمون اسکا یہہ ہی کہ جو حالات
اور مقامات اور تصرفات ہین کہ اس رسالہ صراط المستقیم مین مندرج
ہین اگر کوئی شخص کہ اُن سے متصف ہو یا فقط دریافت علمی
سے اُنکے بہرہ مند ہو * تو اسکو لازم ہی کہ تعظیم اور تکریم مین
اُن لوگون کی جو اُن امور سے عاطل اور غافل ہین کوتاہی نکرے
بلکہ حسب حال ہر ایک کے حق تعظیم کا ادا کرے کیونکہ ہر ایک
مسلمان اللہ تعالی کے نام پاک کے ذکر کرنے سے قاصر نہین * تو چاہیے
تعظیم اُس مومن کی واسطے تعظیم اس پاک نام کے چاہیئے * اور
یہہ نام پاک بہت بڑا مرتبہ والا نام ہی کہ مقابلہ مین اس نام پاک کے
کسی چیز کا وزن نہین ہو سکتا ہی * اور دریافت لوگون کی اُنکے
کمال کی حقیقت مین نہین پہنچتی ہی اور اُسکے اجر اور ثواب کا پایان نہین
انتہی * تو اس مضمون سے سواے تعظیم بزرگون کے عوام
مومنون کی تعظیم کا لزوم بھی صاف ثابت ہوتا ہی پھر ایسے

ہی شفاعت کے بیان سے بھرا ہی چنانچہ اُس میں سے
ایک مقام میں یعنے ۳۳۷ صفحہ میں لکھا ہی کہ مالک کو چاہئے کہ ادا
کرنے میں حقوق انبیا اور اولیا کے مالکہ عامی مومنون کے اور عظیم
کرنے میں اُن لوگوں کے بہت سی کوشش کرے کیونکہ یہی لوگ
سب کے سب اُسکے سعی کرنے والے اور شفاعت کرنے والے
ہونگے * اور سعی اور شفاعت اولیا اور انبیا کی تو بہت ظاہر ہی
لیکن سعی ہر مومن کی دعا سے خیر ہی تو توقع ہے دعا سے خیر کی
جو اُس مقام میں کام آنے کا ہی تعہد اور خاطرداری ہر مسلمان کی
کرے انتھی * بس اس مضمون سے پیغمبر صاحب کی شفاعت
کے سوا اولیا اور شہید اوغیرہ مومنون کی شفاعت بھی
ثابت ہوتی ہی * پھر آگے چلکے ایک سطر کے بعد لکھا ہی کہ قرآن
اور قرآن کی سورتیں اور کعبہ اور نماز اور روزہ وغیرہ یہ سب بھی
مرتبہ شفاعت کا رکھتے ہیں تو چاہئے کہ ان سبھون کو اپنے سے
راضی رکھے انتھی * اور ۳۵۴ صفحہ میں لکھا ہی با آنکہ شفاعت
شافعی در حق او مقبول فرماید و شافع را توفیق و قوت شفاعت
دہد انتھی * تو ایسے بزرگون کو شفاعت کا منکر کہنا سوا سے جہالت
یا عداوت کے نہیں * ہان مولانا مرحوم نے اپنی بعضی کتاب میں
شفاعت مجبرہ کا رد لکھا ہی اور شفاعت بالاذن کو ثابت کیا ہے
جو وہ مطابق عقائد اہل سنت وجماعت کے ہی * چنانچہ تفسیر مدارک
اور بیضاوی اور عقائد کی کتابوں میں تصریح کی ہی * جاہل لوگ

اور لہو کہ یہہ کوان سعد کی ما کے واسطے ہی یعنے اُسکے ثواب کے
واسطے ہی انتہی * تو اس روایت سے ثواب پہنچانا عبادات
مالی کا صاف ثابت ہوا * بعد اُسکے لکھا ہی کہ اور ثواب
رسانی کی صورتون مین سے جو مروی ہین پڑھنا سورہ یٰسین کا ہی
کہ ساتھہ قید روز جمعہ اور زیارت قبور والدین کے وارد ہوا ہی
انتہی * تو اس روایت سے ثواب پہنچانا عبادات بدنی کا اور
جواز زیارت قبور کا بخوبی معلوم ہوا * پھر بعد اسکے لکھا ہی کہ حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی عبد الرحمن کی طرف سے
غلامونکو آزاد کیا انتہی * تو اس روایت سے بھی ثواب پہنچانا
عبادات مالی کا ثابت ہوا * بعد اس روایت کے لکھا ہی کہ اسی پر
قیاس کرنا چاہیے سب عبادتون کو جو عبادت کہ مسلمان سے
ادا ہو اور ثواب اُسکا کدستہ لوگون سے کسی کی روح مین
پہنچاوے اور طریق اُسکے پہنچانیکی دعا سے خیر کرا جناب الہی مین
ہی تو یہہ کام البتہ بہتر اور مستحسن ہی انتہی * اور ایسا ہی
بہت سے مقامون مین اُس رسالے کے مذکور ہی جسکو شبہ ہو
مضامین دیکھہ لے * پس باوجود اسکے جو لوگ کہ مولانا ممدوح کو منکر
ثواب رسانی اور زیارت قبور کا سمجھتے ہین وے فقط جہالت اور
حماقت اپنی ظاہر کرتے ہین * اور نامہ اعمال اپنا سیاہ کر مولانا کی
عزت اور درجات کو آخرت مین بڑھاتے ہین * مگر دیندارون کو
اس بات سے کچھہ نادرستی نہین کیونکہ وے خوب سمجھتے ہین

بزرگون کو اولیا اور انبیا کی تعظیم کا منکر سمجھنا سوا اسکے وہابیت کے
معنی * اور مولانا علیہ الرحمۃ نے اولیا کے نام کی نذر کرنے اور اسکے
بالاصالہ مدد چاہنے اور انکے آستانون اور قبرون کو سجدہ کرنے
اور قبر کی چارون طرف طواف کرنے اور اس کی خاک لیکر
سر اور منہہ پر ملنے اور چوکھٹ اور قبرون کو چومنے کو (جو جاہلون
کے نزدیک تعظیم اولیا کی ہی) منع کرتے تھے * اور اس منع مین
مولانا کچھہ اکیلے نہین بلکہ سلف سے لیکے خلف تک سب علما اس
منع مین شریک ہین * اور ساری کتابین عقائد اور فقہ اور
حدیث اور تفسیر اور تصوف اہل سنت کی اس مضمون پر
دلال ہی * یہان طوالت کے خوف سے اسکو نہ لکھا * اور مولانا کے
قول و فعل سے انکار ثواب رسانی اور زیارت قبور کا بھی
ہرگز ثابت نہین ہوتا * بلکہ برخلاف اسکے رسالہ صراط المستقیم مین
جابجا ثبوت اسکی پائی جاتی ہی * چنانچہ ایک مقام مین اسکے یعنے
صفحہ ۱۳۷ مین لکھا ہی مضمون اسکا یہہ ہی کہ اور دوسری
صورتین ثواب رسانی کی سوا دعا کے جو ہین اسمین سے
کھدوانا کوئین کا مروی ہی کہ حضرت ﷺ سے سعد بن معاذ
رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ میری مان اچانک مرگئی اور کچھہ کہنے کی
طاقت نپائی اگر بولنے کی طاقت پاتی تو کچھہ وصیت کرتی پس اگر
اسکے واسطے کچھہ کرین یعنے صدقہ اور حسنات کرین تو نفع اسکا
اسکو پہنچیگا یا نہین * آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ [illegible]

دیکھا تو اُنکے علم خداداد سے تعجب کیا * اور ایک مقام مین
اُس زمانے کے لکھا ہی کہ فیض آباد کے جامع مسجد مین وجودیہ
باعد آپ کی وعظ مین بہت سے جمع تھے اسوقت برسر منبر وحدت
الوجود کے مسئلہ کا رد ایسا کیا کہ بیان سے باہر ہی * اور بہت
سے وجودیہ مشائخ نے وہین توبہ کی * اور مولوی عظمت اللہ نے
جو ملا عصمت محشی شرح ملا کی اولاد مین تھے زبردست فاضل
ہین وجودیہ رہنے کے سبب اس وعظ سے خاطر مین تکرار کی
پیدا کی * اور مات روز ایک صبح سے دوپہر تک بحث کی آخرالامر
مولانا محقق کی بات پر قائل ہو کر میان صاحب یعنے حضرت امیر
المومنین سید احمد قدس سرہ سے بیعت کی ہی * اور اُسی
بحث مین مولانا سند کے واسطے فتوحات اور فصوص کی لمبی لمبی
عبارتین یاد سے پڑھتے اسوقت مولوی عظمت اللہ حیران ہو کر
پوچھتے کیا آپ نے اُن کتابون کو حفظ کیا ہی فرماتے نہین مگر تمام
و کمال دو دفعہ دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا انتہی * اور مولوی حسام
الدین صاحب پنجابی سے سنا کہ مولوی فضل حق جو زبردست
علامہ ہیتے مولوی فضل امام کے ہین اور فضیلت اور کمالیت اُنکی
تمام ہندوستان مین مشہور ہین تین مہینے تک محنت کرا یک
رسالہ بیان مین امکان مثل کے تقویۃ الایمان کے بعض اقوال کے
رد مین لکھکر مولانا ممدوح کے پاس بھیجا تھا * جس وقت مولانا
ظہر کی نماز پڑھکے جامع مسجد سے شاہ جہان آباد کی نکلتے تھے قاصد نے

کہ بزرگان دین میں سے جنکو خدا ے تعالیٰ نے ظاہر اور باطن کے علوم اور درجات میں کمالیت بخشی ہی * اُنھون نے معاندین حق کی زبان سے نجات نہ پائی * بلکہ خدا ے تعالیٰ اور رسول کریم بھی اُنکے طعن سے نہ بچے * پھر مولانا علیہ الرحمہ جو علوم ظاہری اور باطنی مین بڑے کامل تھے کیونکر بچینگے * اگلے زمانے مین ایسے ہی مارد ھار امام حجۃ الاسلام غزالی اور خواجہ ابوالحسن شاذلی اور امام فخرالاسلام رازی وغیرہ بزرگان دین بلکہ صحابہ کرام پر بھی ہو گیا ہی * اور مولانا علیہ الرحمہ کی کمالات مین سے ادنی کمال جو رسالہ تنبیہ الضالین مین مدراس کے لکھا ہی یہہ ہی کہ مولانا علیہ الرحمہ کو تیس ہزار حدیثین صحاح کی مع اسانید کے اسکے برزبان یاد تھین * اور حضرت شاہ ابوسعید عبدالاحد داروشاہ قدس سرہ رسالہ مین اپنے لکھتے ہین کہ مین نے شیخ عبداللہ سراج کو مکے مین دیکھا ہی کہ مولانا محقق یعنے مولانا محمد اسمعیل رحمۃ اللہ علیہ کے آگے دو زانو بیٹھکر شبہات پوچھا کئے ہین * اور علم مناظرہ حضرت ہی سے دیکھا ہی * باوجود اسکے کہ اس زمانے مین اُنکا بیچ شیخ عبداللہ سراج کا کوئی مقابل نہ تھا * اور دوسرے مقام مین اُسی رسالے کے لکھا ہی کہ مولانا محقق نے سہل الحصول فی علم المعقول نام ایک رسالہ عربی مین جس کو بڑے بڑے زبردست فاضل دیکھکر حیران ہوئے اُنہین لکھا ہی کہ مولوی فضل امام صاحب نے جو بڑے معقولی نامدار فاضل ہین جب اس رسالے کو

از کاه برکرده میر احمد ساختہ بودند و از ان جلب منافع از خلق نموده آن در شرع ایشان درست است یا نہ *

ترجمہ ساتوین سوال کا * جب کہ تعظیم کرنا اور بزرگ جاننا انبیا اور اولیا کا اُس فرقہ کے مذہب مین شرک ٹھہرا تو کون میر احمد کے قتل ہونے کے بعد اس فرقہ کے لوگون نے بکری کی کھال مین بہس بھر کر اُنکی صورت بنائی اور اسی صورت پرستی مین لوگون سے بہت روپئے کمائے بس یہہ صورت پرستی اُنکے شرع مین درست ہی یا نہین *

* جواب *

ساتوین سوال کا جواب بھی پانچوین سوال کے جواب مین گذرا * اور صورت پرستی کرنے والے اور اِس حیلہ سے روپیہ کھانے والے وہی لامذہب لوگ ہین جنکا بہیس روکیا ہی * سو جو ورتون کی صورت پرستی کے حیلے سے روپیا کھانیکے سبب سے اُن لامذہبون اور سائل مین ایک مناسبت اور برادری پائی گئی اب سائل کو اُن لامذہبون کی طرف سے جواب دینا بس برادری مین داخل ہی اور اس سوال سے اصل مطلب سائل کا دریافت ہوا * ف * سائل نے جو کہا ہی کہ تعظیم اور اجلال حضرات انبیا و اولیا کا مذہب مین اُنکے شرک ہی سو اگر اُس سے مراد فرقہ اسمعیلیہ ہی تو ہم اُس فرقہ کے حال سے واقف نہین کہ وہ کون ہی اور اعتقاد اُنکا کیسا ہی جیسا کہ پہلے سوال کے جواب مین

اُسوقت وہ رسالہ اُنکے حوالہ کیا * مولانا نے اُسیوقت کھڑے کھڑے
اُس رسالے کو اول سے آخر تک دیکھ لیا بعد اسکے سیڑھیون مین
مسجد کے بیٹھکر دوات قلم کاغذ منگوا کر رد لکھنا اُسکا شروع کیا *
اور عصر تک اُسکا رد لکھکر اُسی قاصد کے حوالہ کرکے نماز عصر کی
ادا کی * اور مولوی فضل حق کی کئی مہینون کی محنت کو
دو گھنٹے مین اُڑا دی * مولوی فضل حق نے اُس رسالے کو
دیکھ کر بہت تعجب کیا * اور رد اُسکا نہ لکھ سکے * پھر اِس
ملک کے بعضے نامعقول نیم ملاؤن کو ہوس ہی کہ دو چار رسالے
صرف و نحو اور معقولات کے پڑھکر اُن علامہ لاثانی پر طعن کرین
اور اُنکے تقویۃ الایمان وغیرہ رسالون کا رد لکھین * سبحان اللہ
یہ چھوٹا منھہ وہ بڑی بات * ع * چہ نسبت خاک را با عالم پاک *
افسوس کہ ہندی جاہل لوگ ایسے بڑے ولی اللہ کو جن نے
اللہ تعالی کا نام بلند کرنے کے واسطے لڑتے لڑتے جان دی
اور کافرون کے ہاتھہ سے شہید ہوئے * اور جان و مال اپنا اللہ کی
راہ مین فدا کیا کو کافر برا کہتے ہین * اور منتقم حقیقی کے انتقام
سخت سے نہین ڈرتے ہین * اللہ تعالی مولانا مغفور کو جزائے
خیر دیوے اور دشمنون کو اُنکے دونون جہان مین روسیاہ کرے * آمین

* سوال ہفتم *

ہر آنکہ تعظیم و اجلال حضرات انبیا و اولیا بحدے است اثبات آن
شرک باشد صورت پرستی سید احمد بعد قتل وی کہ پوست گوسپندی را

اِن کاموں سے منع کرنے کے سبب سے برا کہتا ہی اور گمراہ بولتا ہی مگر ہم کو اس بات سے ناراضی نہیں * کیونکہ ہم یہی سمجھتے ہیں کہ جیسا رافضی اور خارجی اور معتزلی وغیرہ گمراہ فرقے ہمکو برا کہتے ہیں ویسا یہہ بھی سہی * اور سائل نے جو سوال کیا ہی کہ صورت پرستی سید احمد کی درست ہی یا نہیں سو یہہ سوال کرنا اسکا اُن صورت پرستی کرنے والوں سے پہنچتا ہی نہ ہم سے * کیونکہ ہم تو سائل اور لامذہب دونوں کے رد کرنے والے ہیں * پھر ہم سے اِس بات کا سوال کرنا طرفہ حماقت ہی * اور حقیقت پوچھئے تو سائل کو اس بات کا سوال کرنا ہرگز نہیں پہنچتا ہی * کیونکہ اس بات میں سائل اور وے دونوں برابر ہیں * اِسواسطے کہ اگر اُن لوگوں نے سچ مچ صورت پرستی حضرت سید احمد قدس سرہ کی کی ہی تو اپنے پیر کی صورت پرستی کی نہ غیر کی * اور پیر کی صورت پرستی کرنی سائل کے مذہب میں جائز ہی بلکہ واجب * اسی واسطے سائل نے اپنے رسالۂ خطرات میں لکھا ہی کہ شغل برزخ واجب ہی اور پیرپرستی رکن رکین طریقت کا ہی * اور مریدوں کو اسنے کلمۂ طیب کے معنے یوں سالا ہی کہ ابتدا میں معنے اسکا لا الہ الا الشیخ خاص اور درمیان میں لا الہ الا الرسول اور انتہا میں لا الہ الا انا تو جب کہ سائل کے مذہب میں یے سب باتیں درست ہوئیں تو صورت پرستی کرنا لامذہبوں کا کیوں درست ہوگا * بلکہ اگر وے

نذرا * اور الہ آن سے مراد حضرت سید احمد قدس سرہ کے
گروہ ہیں تو یہ کہنا سائل کا بہتان ہی کیونکہ تو یہ لوگ
بزرگوں کی ہر قسم تعظیم کو شرک نہیں بولتے ہیں بلکہ علما ے
سنت و جماعت کے فتوا کے مطابق بعضی تعظیموں کو واجب
سمجھتے ہیں اور بعضی کو مستحب اور جو تعظیم کہ مفضی الی الشرک
ہی سو البتہ حرام ہی جیسا بزرگوں کے نام کی نذر کرنی اور اُن کے
نام کا جانور چھوڑنا اور اُنکی تعظیم کے واسطے جانور ذبح کرنا اور
اُنکی قبروں کو سجدہ کرنا اور آستان پیشانی ملنا اور اُسکی
چاروں طرف طواف کرنا اور دور دور سے اُن کو پکارنا اور
اُن سے مدد طلب کرنا اور اُنکو عالم الغیب اور قادر مطلق اعتقاد
کرنا وغیرہ رسمیں جو اِس ملک میں مروج ہیں اور عوام الناس اُن کو
بزرگوں کی تعظیم سمجھتے ہیں سو البتہ شرک اور حرام ہی اور
دلیل اُسکی عقائد اور فقہ کی معتبر کتابوں میں موجود ہی * جسکو
منظور ہو تو عقائد نسفی اور عقائد تمہید اور شرح فقہ اکبر اور
فتاوی عالمگیری اور بحر الرائق اور نہر الفائق اور در مختار اور
رد المحتار وغیرہ معتبر کتابوں میں دیکھ لے * وہ جو یہ لوگ جو شامل
ہمائل کے ہیں حضرات انبیا اور اولیا کو عین خدا اعتقاد کرا اور
مذکورہ کو جو خاص خدا تعالی کے واسطے ثابت ہی اُنکے واسطے جائز
رکھتے ہیں بلکہ واجب سمجھتے ہیں اور منع کرنے والے کو اُسکے
کافر اور گمراہ بولتے ہیں * اسیسی واسطے سائل بھی ہمارے گروہ کو

* یہان فاتحۂ رسمی کے مقدمہ مین جو مائل کا حال ہوا ہی کہ پہلے وہ اسکے
مانعین مین سے تھا اور اب مجوزین مین سے ہوا اور اپنے بدعتی
بزرگون کو اُسکا عامل پاتا ہی اور وہی کتاب مین اُسکا کہین
پتا نہین لگتا سو بڑی مشکل ہی کہ اب نہ تو وہی کتابون کو چھوڑ
سکتا ہی اور نہ بدعتی بزرگون کو کیونکہ مائل پہلے لامذہب وہابیہ
کا مرید ہوا تھا بعد اسکے حضرت سید صاحب کے خلیفون سے
بیعت کیا پھر اُنسے مرتد ہوکے بدعت کرنے والے تفضیلیہ بدعت
مین کرو تار کا مرید ہوا اب اگر اس بدعتی پیر سے بھی پھر جاوے
تو لوگ موم کی ناک کہینگے تو اب اس صورت مین اپنے حال
اور اُن بدعتی بزرگون کے حال سے البتہ حیص بیص کا مقام ہی *
اب مشکل یہہ آپڑی ہی کہ لوگ کہتے ہین کہ مخلص الرحمن کے اس
حال پر قائم رہنے کا بھی کیا اعتبار اُنکا رنگ تو بدلا کرتا ہی اور اُنکا
حال تو ایسا ہی نظر پڑتا ہی کہ ایک مولوی روپیا پاکے نصاری
ہوا پھر یہودیون نے زیادہ روپیا دیا تب یہودی ہو گیا پھر
مسلمانون نے اُنسے بھی زیادہ روپیا جمع کیا تب مسلمانون کے
مجمع مین مسلمان ہونے کو آیا * تماشا بین بہت جمع تھے ایک
درویش نے ازدحام دیکھکے پوچھا کہ یہہ کیا ہو رہا ہی *
لوگون نے حال بیان کیا تب اُس درویش نے کہا کہ تم لوگ
اپنا روپیہ خراب نہ کرو * اس گمرگاہ مسلمان نخواہد شد * تو
ایسی ایسی رسوائی کی بات سنکے بلاشبہہ حیص بیص کا مقام ہی *

لوگ باہر کے سوا اور عمروں کی صورت پرستی مانا مت پرستی بھی
کرنے تو بھی قائل کے مذہب کی رو سے اُنکو کچھ ملامت نہ پہنچتی *
کیونکہ قائل کے مذہب کے بیچ صوفی عبدالرحمن لکھنوی نے
اپنے رسالہ مہدی میں لکھا ہی کہ صورت پرستی کرتا ہی سو وہ خدا ہی کو
پوجتا ہی پوجنے کی راہ بھول کر * اور اس بحث کے بیچ لکھا ہی
کہ موسی نے جو ہارون کو کوہ طور سے آنے کے بعد کھینچ کیا ہی
سو اسلئے کہ کیوں سامری کی اطاعت کی اور ناحق بنی اسرائیل میں
پھوٹ ڈالا تھا * اے قائل کو چاہئے کہ لامذہبوں کو اپنا برادر
دینی سمجھ کر انکی طرف سے جوابدہی کرے * نہیں تو چپ رہے *

* خاتمہ *

از حال این فرقہ در حیص وبیص افتادہ ام بجواب شافی تسلی
بخشند * از مسکین مخلص الرحمن عفی عنہ *

ترجمہ خاتمہ کا * اس فرقہ کے حال سے ہم بہت حیرت و تشویش
میں ہیں جواب شافی سے ہمیں تسلی بخشیں * مسکین مخلص
الرحمن عفی عنہ کی طرف سے *

* جواب *

خاتمہ میں یہ عبارت جو لکھا ہی سو اسکا جواب یہ ہی کہ جسکے
حال سے حیص بیص میں ترنا ضرور نہ تھا * اور جو اس حیص بیص میں
تیرا تو جسکا ان خوف بھی نہیں ہی * کیونکہ یہ مرض دوا پذیر ہی *
اب ہمنے جواب شافی لکھا ہی انشاءاللہ تعالی اسمیں تشفی ہو جاویگی

اللہ تعالی علم کا جو اس نے غرور کیا ہی سو عنقریب جاہل بن جاویگا اور ایک بات منہہ سے نکال نہ سکیگا * سب سے بڑھکے یہہ ہیکہ بیہوں کا مقام ہی * ہم نے اسقدر نرم نرم باتیں معتبر لوگوں کیہ روایت کے مطابق جو کاہی ہیں سو ملاحظہ جواب ترکی بترکی کے اور یہہ شروع آپکی طرف سے ہوا ہی اور مشہور ہی کہ اَلْبَادِيْ اَظْلَمُ یعنے پہلے شروع کرنے والا ترا ظالم ہی * اللہ تعالی آپکا قصور معاف کرے * اے آپ پھر سید صاحب کے طریقہ میں داخل ہو جیئے اور اس عداوت سے توبہ کیجئے * کیونکہ ولی سے عداوت کرنیوالے پر وبال آتا ہی * آیندہ آپ مختار ہیں وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰي *

سنہ ۱۲۷۴
علي جونپوري

* خاتمة الكتاب *

واضح ہو کہ جب ان ساتوں سوال کا جواب مولوی مخلص الرحمن کے پاس پہنچا تو اُسکو دیکھکر وہ بہت ناخوش ہوا اور جو کچھ کہ زبان پر آیا کہا اور ان جوابوں کی تردید میں ایک حرف بھی دلیل شرعی کے ساتھہ نہ لکھسکا مگر ایک خط میں جسمے اگلے بزرگوں کی مذمت اور چند کید عوام فریب لکھکر جناب مولانا کرامت علی صاحب کے پاس بھیجا اور ایک اشتہار اس مضمون کا لکھکر بازاروں میں لٹکوایا کہ ہم نے جو پہلے سوال کے جواب میں لکھا ہی کہ دورا جہاد کا حکم نہیں ہوا ہی سو مجھکو شبہہ بھی کچھ نکو اہاں سست

اَوْر جو سائیں نے مکر کا جال پھیلایا تھا اور آفتاب ڈھلنے سے پچھم طرف کے مکان کی ٹٹی میں کپڑے کا پردہ ڈالتا تھا جب کوئی پچھم طرف سے جاتا تو بسبب منعکس ہونے شعاعون کے جو جعفری ٹٹی کی بندش میں جانے خانے ہوتے ہیں اُس پردہ پر منعکس و سایے ہر گونہ آدمی کی شکل پڑتی تھی جب کوئی معتقد پوچھتا کہ یہہ سب کون نظر آتے ہیں تب مولوی مخلص الرحمن کہتے کہ یہہ اللہ تعالی کے کوئی مخلوق ہیں * اور معتقد و لال لوگ کہتے کہ یے سب فرشتے ہیں اور رات کے وقت مرید کے اور اپنے درمیان چراغ رکھکے جو شعبدہ کرتے تھے سو اُنھوں کے معتقد حیدر علی نے اِس راز کو فاش کر دیا اور لگا کے گور و پھرانے والے کو بھی ویسا فرشتہ دکھاتا و یا سب کوئی کھیل سے اِسی طرح کا سایہ دکھانے اور تھٹھا کرنے لگے تو اِس سبب سے بھی البتہ حیص بیص کا مقام ہی * پھر سائیں جو ہر مجلس عام چودھری محمد حافظ کے مکان میں پانچ عورت کے پیٹ پر جو بچہ ہونیکے لئے دعا کروانے آئی تھیں اپنے دونوں پاؤں لگا کے دیر تک رہا تھا * اور جو اپنے بعضے مریدوں کی جوروں میں عورتوں کے درمیان کھانا کھانے بیٹھا تھا اور چاروں طرف سے عورتیں بیٹھکر کوئی خلال درست کر دیتی تھی اور کوئی لقمہ بنا دیتی تھی اور کوئی مچھلی کے کانٹے چنتی تھی اور سائیں آنکے درمیان بیٹھکر مزے سے کھانا کھاتا تھا اور بات کرتا تھا سو اِتنے لوگ اُس پر بدظن ہونے تو اب بلا شبہہ حیص بیص کا مقام ہی * اور اب اِشتہار

کو اہل سنت کے سبھی مقلد سے ہم راسنے اور اُنکے مذہب کی
معتبر کتابوں پر حرف لانے کے واسطے کہا ہی کہ ہمارے اہل سنت
وجماعت کا اجماع اس بات پر ہی کہ دور اجتہاد کا منقرض ہوگیا ہی
اور بعد ائمہ اربعہ کے دوسرے مجتہد کا پیدا ہونا ممکن نہیں * سو اس
کا جواب یہ ہی کہ کلکتے کے چھاپے کی تفسیر احمدی کے چار سو
ستائیس صفحہ میں سورہ انبیا کی اس آیت وَدَاوُدَ وَسُلَیْمَانَ
اِذْ یَحْکُمَانِ فِی الْحَرْثِ الخ کی تفسیر میں کہا ہی کہ وَاَمَّا الثَّالِثُ
اَیْ اِنْحِصَارُ الْمَذْهَبِ فِی الْاَرْبَعَةِ فَلِاَنَّ الْاِجْتِهَادَ وَاِنْ كَانَ
لَمْ یَخْتِمْ وَیُحْتَمَلُ اَنْ یُوجَدَ مُجْتَهِدٌ اٰخَرُ مُجْتَهِدٌ عَلٰی خِلَافِهِمْ
بَلْ قَدْ وَقَعَ كَذٰلِكَ وَقَدْ وُجِدَ الْمُجْتَهِدُوْنَ قُرْبَ مِائَةٍ اَوْ اَكْثَرَ
لٰكِنْ قَدْ وَقَعَ الْاِجْمَاعُ عَلٰی اَنَّ الْاِتِّبَاعَ اِنَّمَا یَجُوْزُ لِلْاَرْبَعِ
فَلَا یَجُوْزُ الْاِتِّبَاعُ لِاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَزُفَرَ وَشَمْسِ الْاَئِمَّةِ رح
اِذَا كَانَ قَوْلُهُمْ مُخَالِفًا لِلْاَرْبَعِ وَكَذَا لَا یَجُوْزُ الْاِتِّبَاعُ لِمَنْ حَدَثَ
مُجْتَهِدًا مُخَالِفًا لَهُمْ انتهٰی * ترجمہ لیکن تیسری بات یعنی چار ہی
مذہب کا انحصار سو اس واسطے ہی کہ اجتہاد اگرچہ ختم نہوا اور
احتمال ہی کہ دوسرا مجتہد پایا جاوے کہ اجتہاد کرکے اُن چاروں کے
خلاف مسئلہ نکالے بلکہ ایسا ہوا اور مجتہد لوگ قریب سو کے
بلکہ زیادہ پائے گئے لیکن اجماع اس بات پر ہوگیا کہ اتباع و مذہب
انھیں چاروں کی درست ہی اور کسی کی نہیں * تو اسے اس
صورت میں امام ابو یوسف اور امام محمد اور امام زفر اور امام

و جماعت کا اجماع اس بات پر ہی کہ دور اجتہاد کا ختم ہو چکا ہی *
پھر دوسرے مجتہد کا پیدا ہونا ممکن نہین اور دور اجتہاد کو باقی
سمجھنا فرقہ وہابیہ کا مذہب ہی نہ مذہب اہل سنت کا * اسیطرح اور بھی
کئی باتین جاہل فریب لکھکر عوام الناس مین اشتہار کر دیا * اور خود
اس مسئلے کی تحقیق کرنا شرع کی کتابون مین تو بالاے طاق رکھہ
مولانا ممدوح نے اس مضمون کو جو جو الزام تفسیر احمدی کیا ہی
اُسکو بھی ذرہ دیکھہ نہ لیا اور مارے ضد اور عداوت کے بیہودہ
باتین بکا اور جمہور اہل سنت کو وہابی قرار دیا چنانچہ قریب ہی
معلوم ہوگا مولانا ممدوح نے لوگون کی ہدایت کے واسطے اُسکے
عوام فریب کیدون مین سے جن کو اُسنے خط مین لکھا تھا
اور جس کید سے ہر وقت اپنی مجلسون مین لوگون کو گمراہ کرتا تھا
اُن مین سے سات کید کا رد تحریر لکھکر اس رسالے کے اخیر مین
لاحق کر دیا تا کہ لوگون کو اُسکے کید کا حال معلوم ہو اور متقی لوگ
اُس سے کنارہ پکڑین * مگر چونکہ اسوقت اس رسالے کے چھاپنے کی
حالت مین اُن کیدون کا جواب چھاپنا بعضے سبب سے دشوار ہوا
اس واسطے اُسکو چھوڑ دیا گیا * صرف اُس مین سے دوسرے
کید کا جواب جو دور اجتہاد کے باقی رہنے اور باوجود اُسکے پانچوین
مجتہد کی تقلید حرام ہونے کے باب مین تفسیر احمدی سے لکھا ہی
مخالفون کی ناک توڑنے کے لئے یہان ذکر کرتا ہون * مولانا ممدوح
نے لکھا ہی کہ دوسرا کید مولوی مخلص الرحمن کا یہ ہی کہ عوام الناس

ایسے لوگوں سے پرہیز کریں اور اپنے دین و ایمان کو ایسے وبالوں کی دغابازی سے بچاویں * ما اللہ پاک ہم کو اپنے فضل و کرم سے ہوموں کو شیطان کی دغا و فریب سے محفوظ رکھ * اور تیری اور تیرے رسول مقبول کی رضا مندی کی راہ پر چلا آمین یا رب العالمین * وصلی اللہ علی سیدنا و مولانا وشفیعنا و وسیلتنا فی الدین والدنیا والاخرۃ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین وارحمنا معھم برحمتک یا ارحم الراحمین * اعلام جاننا چاہیے کہ اس کتاب میں جو چند فائدے زیادہ کیے گئے سو وہ کتاب تحفۃ المخلصین سے لکھے گئے اور وہ کتاب بھی ان ساتوں سوال کے جواب میں زبان فارسی میں ہی ہی * اور سوا اسکے اور بھی ایک کتاب جسکا نام سل الحسام لنصرۃ السید احمد وخلفائہ الکرام ہی عالم باعمل فاضل بے بدل مولوی محب علی صاحب اسلام آبادی مدرس مدرسہ پوکھریا علاقہ ضلع بردوان نے اسکو ان ساتوں سوال کے جواب میں تصنیف فرمایا ہی * اور مولوی مخلص الرحمن نے جو مولانا ممدوح کی مدح میں ایک اشتہار بربان اردو صحیفہ اخبار جام جہان نما میں چھپوایا تھا * اور اسمیں چند مسائل کے باب میں مولانا ممدوح پر تہمت و بہتان لگا کے مشہور کر دیا تھا تو اسکی تردید میں بھی ایک کتاب بہت ہی نفیس بفارسی عبارت لکھی گئی ہی اور نام اسکا ابوارکرامت ہی * اگر خدا تعالی کی عنایت و کرم سے یہ سب کتاب چھپ جاویں تو بیشک موجب زیادت سرور مخلصین اور دفع عناد معاندین کے ہوگا * اللہ تعالی ہمکو اور سب مسلمانوں کو دنیا میں اپنی ہدایت اور عاقبت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب کرے آمین آمین

* واخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین * تمام شد